صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر میں بروز بدھ مورخہ 17 دسمبر 2008 بمطابق 18 ذی الحجہ 1429 ہجری صبح گیارہ بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ شَھِیْدٌ عَلٰی مَا تَعْمَلُوْنَO قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَھَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُھَدَآءُ وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَO یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ یَرُدُّوْکُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ کٰفِرِیْنَO وَکَیْفَ تَکْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰی عَلَیْکُمْ اٰیٰتُ اللّٰہِ وَفِیْکُمْ رَسُوْلُہٗ وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ھُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

(ترجمہ): کہو کہ اہل کتاب! تم خدا کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو اور خدا تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔ کہو کہ اہل کتاب تم مومنوں کو خدا کے رستے سے کیوں روکتے ہو اور باوجود یہ کہ تم اس سے واقف ہو اس میں کجی نکالتے ہو اور خدا تمھارے کاموں سے بے خبر نہیں۔ مومنو! اگر تم اہل کتاب کے کسی فریق کا کہا مان لو گے تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد کافر بنا دیں گے۔ اور تم کیونکر کفر کرو گے جبکہ تم کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اس کے پیغمبر موجود ہیں اور جس نے خدا (کی ہدایت کی رسی) کو مضبوط پکڑ لیا وہ سیدھے رستے لگ گیا۔ و آخِرُ الدَّعْوَانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

مفتی کفایت اللہ: اجازت ہے، سر؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب، میں ایک ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔

حاجی قلندر خان لودھی: میرا ابھی پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: جزا کم اللہ، مجھے جزا کم اللہ پڑھنے تو دیں۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

وقفہ سوالات

جناب سپیکر: یہ بات ایسی ہے کہ ہر جگہ کا ایک قاعدہ ایک طریقہ ہوتا ہے، 'Questions Hour' جب ختم ہو جائے تو اس کے بعد آپ تینوں اٹھیں۔۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' کے بعد، تھینک یو۔ کوئسچنز آور کے بعد جی۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب، میں ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں اور آپ سے اجازت مانگ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ایک دفعہ رولنگ آچکی ہے جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب، یہ اسمبلی کی روایات کے خلاف ہے، آپ کی روایات کے خلاف ہے، آپ مجھے اجازت دیں اور بات کرنے کا موقع دیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: وہ برقرار رکھیں گے، آپ جیسے بزرگوں، مفتی صاحبان سے تو یہی گزارش ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اس کے بعد۔ سوال نمبر 67، ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب۔ موجود نہیں ہیں؟

(قطع کلامیاں)

مفتی کفایت اللہ: جناب، یہ اسمبلی کی روایات کے خلاف ہے۔ میں آپ سے اجازت مانگ رہا ہوں۔ مجھے موقع دیں۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، خدانہ کرے۔ مفتی صاحب سے تو ہم اچھے فیصلے سنیں گے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اس کے بعد۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب، میں آپ کا شکر گزار ہونگا۔ میں روایات کی بات کر رہا ہوں، مجھے موقع دیں۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ، یہ تھوڑی سی وہ ہے جی۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: مفتی صاحب۔ (تالیاں) مفتی کفایت اللہ صاحب۔ مفتی کفایت اللہ صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محصولات): جناب، اس وقت تو وقفہ سوالات ہے۔

عراقی صحافی کا امریکی صدر پر جوتے سے وار

مفتی کفایت اللہ: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس جب مفتی صاحبان ایسا ضد کرتے ہیں تو کیا کریں؟ وہ بھی واپس نہیں لے سکتے۔

مفتی کفایت اللہ: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میں جس اہم نکتے کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں، میں اکثر کوشش کرتا ہوں کہ وہ سیاست سے بالاتر ہو اور اس میں کوئی گول سکور کرنے کی بات نہ ہو بلکہ میں تو یہ بھی چاہونگا کہ میرے ساتھ اس آواز میں جناب سپیکر صاحب بھی شامل ہیں اور میں یہاں پر حلفاً کہتا ہوں کہ میں سپیکر صاحب کے ایمان اور دین کو اپنے سے بہتر سمجھتا ہوں، یہی میری رائے ہے قائد ایوان کے بارے میں، بشیر خان بلور کے بارے میں، رحیم داد خان کے بارے میں، اکرم خان درانی صاحب کے بارے میں اور یہی رائے میری ڈپٹی سپیکر صاحب کے بارے میں بھی ہے، قلندر خان لودھی کے بارے میں، سکندر شیر پاؤ اور مخدوم مرید کاظم اور عبدالاکبر خان کے بارے میں بھی، میں تمام لوگوں کو خود سے بہتر سمجھتا ہوں۔ (تالیاں) اور پیر صابر شاہ صاحب، پیر صابر شاہ

صاحب، Kindly یہ تمام لوگ اور جس بات کی طرف میں نگہت اور کرزئی صاحبہ اور بہت ساری بہنیں، ان تمام لوگوں کو میں شامل کرتا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: مفتی صاحب، آپ کا ایک منٹ ختم ہو رہا ہے۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: بس جی، میں عرض کر رہا ہوں۔ میں جس نکتے کی طرف آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں بہت زیادہ بے چینی ہے اور ہم ایک ایسی پوزیشن میں ہیں کہ بہت زیادہ پریشان ہیں۔ ہر وقت ہر ایک آدمی عدم تحفظ کا شکار ہے اور اس سے بھی کوئی انکار نہیں ہے کہ یہ عدم تحفظ ہمیں امریکہ کی طرف سے ملا ہے اور اس کا جو صدر بش ہے، وہ آج کل نفرت کا نشان بن گیا ہے۔ ایک مجاہد صحافی نے عراق میں اس پر جوتے برسائے ہیں جی اور اس کے پاس ایٹم بم نہیں تھا، اس کے پاس کلاشنکوف نہیں تھی لیکن اس نے تمام صوبہ سرحد کے مسلمانوں کی نمائندگی کر لی اور اس پر جوتے برسائے اور یہ بتایا کہ آپ پوری دنیا کے مسلمانوں کے غیظ وغضب کا نشان ہیں اور اس معاملے کے اندر میں خالصتاً دینی بات کر رہا ہوں، اس کے اندر کوئی تفریق نہیں ہے۔ جب ایسی پوزیشن ہے تو ہمارے عوام کی بھی یہی خواہش ہے کہ ایسے لوگوں پہ جوتے برسیں اور ہم میں ایک آدمی بھی اس فلور پر امریکہ کا حامی نہیں ہے۔ ہم اپنے عوام کے نمائندے ہیں، یہ بہتر ہوگا کہ جن لوگوں کے میں نے نام لئے ہیں، کیوں نہ یہ تمام لوگ ایک متفقہ قرارداد پیش کریں کہ جوتے مارنے والے کو خراج تحسین پیش کی جائے (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، اس مرد مجاہد کی ہم حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں، ہم اس کے ساتھ کھڑے نہیں ہو سکتے۔ ہمارے ایمان کا تقاضا تو اور تھا، اس کی تحسین کی جائے اور اس فلور سے متفقہ قرارداد لائی جائے کہ جو اس بے چارے کی پسلیاں توڑ دی گئی ہیں اور اس کو وہاں گرفتار کیا ہے، میری اسمبلی بھی یہی کہتی ہے کہ اس کو رہا کر دیا جائے (تالیاں) اور ہماری حکومت یہ سفارش کرے کہ پوری دنیا کے مسلمان منتظر الزیدی کے ساتھ ہیں، اس مرد مجاہد کے ساتھ ہیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: میں اس قرارداد کی بات کر رہا ہوں اور میں اپنی معزز، ایماندار اور انتہائی قابل احترام اپوزیشن کی بنچوں سے بھی امید رکھونگا کہ وہ اس پہ ایک قرارداد لائیں تاکہ ہمارے جذبات کی بھی اس میں ترجمانی ہو۔ بہت شکریہ، محترم سپیکر صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ میں اس ضمن میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب، یہ جس آدمی کا ذکر کر رہے ہیں، اس کا نام ہے منتظر الزیدی، اس نے وہاں سینکڑوں مسلمانوں کا خون بہایا ہے، ان کا قتل عام کیا ہے۔ اس کا کہنا تھا اور میں نے اس کو خود سنا ہے کہ اس کا کہنا ہے کہ مجھے مسلمانوں کے قتل میں مزا آتا تھا اور میں اس پر خراج تحسین نہیں، لعنت بھیجتا ہوں۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔ ایک منٹ، اس کے بعد۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر بلدیات): سپیکر صاحب، میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا ہے اور میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زۀ ستا سو شکر گزار یمه او د مفتی صاحب هم شکرگزار یمه۔ دا خبره داسے ده چه مونږ مسلمانان یو او په دے فخر کوؤ چه مونږ مسلمانان یو او دا هم وایو چه په دے وخت کښے په دنیا کښے امریکهOne supper power only، یواځے سپرپاؤر جوړ شوے دے او د دے ټولو نه لوئے تاوان چه دے، هغه مونږ ته هغه وخت ورکړے شوے وو چه کوم وخت پنځویشت کاله مخکښے روس افغانستان ته راغلو، امریکه دلته راغله، هغه دلته داسے پخپله رانغلو خو د چا په Through، د خپل ډالرو په زور، خپل د پیسو په زور هلته هغه جنګ شروع کړو نو مونږه هغه وخت هم دا خبره کوله چه دا جنګ چه دے، دا د روس او امریکے جنګ دے۔ بعضے خلقو وئیل چه دا جهاد دے نو د هغے په وجه باندے نن روس خو مات شو، هغه وخت Balance of power وو، چرته به امریکه تله نو روس به ورته وئیل چه تۀ راغلے نو زۀ به درځم نو هغه امریکه به نه راتله۔ چه چرته به روس تلو نو امریکے به وئیل چه تۀ راځے نو مونږ به درځو نو هغه به نه راتلو۔ اوس بیلنس آف پاؤر ختم شو۔ هغه وخت

هم مونږه دا خبره کړے وه چه روس مات شو نو ټوله فائده به امریکے ته رسی او د امریکے یو سپاهی هم نه وو مړ او زمونږ پینځویشت لکهه مسلمانان، پختانه په افغانستان کښے شهیدان شوے وو۔ په دے وجه باندے نن امریکه چه عراق ته ځی، څوک تپوس والا نشته۔ امریکه نن پخپله افغانستان کښ ناست دے او څوک د جهاد نوم ورته نه آخلی۔ مونږ دا Condemned کوؤ، امریکه چه هر څه کوی، دا زیاتے دے، ظلم دے او مسلمانانو سره ظلم دے۔ (تالیاں) او مونږه هر وخت دا خبره کوؤ چه د مسلمانانو سره زیادتے دے خو چا دا نه منله۔ نن امریکه یواځے سپر پاؤر دے، په دے وجه باندے نن هغه هر ځائے باندے ورځی، عراق ته هغه ځی، اسرائیل نن، یاسر عرفات خدائے د اوبخښی، لاړو بیا د امریکے پښو کښے کښیناستو، زما دا خبرے اومنئی، نن دا صرف د هغه پالیسو په وجه باندے دی۔ مونږ خو ډیر فخر کوؤ چه زمونږ مشران چه وو، شل کاله مخکښے به هغوی خبرے کولے چه دا خبره داسے ده خو افسوس دا کوؤ چه دا کوم لیډران چه د خپلے پوزے نه مخکښے د دوئ نظر نه لګی، زهٔ بالکل اتفاق کوم چه هر څه شوی دی، بالکل ښه شوی دی او د بش سره څومره زیادتے کیدے شی، پکار ده چه مسلمانان ئے اوکړی (تالیاں) نن مسلمانان چه کوم تکلیف کښے دی، هغه صرف د امریکے په وجه باندے تکلیف کښے دی، نن هر څه چه کیږی، مونږه اتفاق کوؤ دوئ سره خو دا هم وایم چه خدائے د پاره پالیسی چه ده، هغه وخت لږ سوچ سره پالیسی جوړوئ، کله چه مونږ وئیل چه امریکه ظلم کوی روان دے، دا روس ماتوی نو دا بیلنس آف پاؤر ختمیږی نو چا نه منل۔ نن شکر دے چه ټوله دنیا دا منی چه زمونږ پالیسی چه وه، هغه ټهیک وه۔ د باچا خان او د ولی خان خبره چه وه، هغه نن ټهیک ده او نن هغه امریکه چه ده، هغه بدمعاش دے او ټوله دنیا باندے حکومت کوی۔ میاں صاحب د هم کښینی او دوه کسان به کښینوی، یو متفقه قرارداد د تیار کړی، مونږ به د دے حمایت کوؤ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: یہ آپس میں بنا لیں ادھر، 'Members' Facilitation Room' ادھر ہے۔
------'Questions Hour' has been started.

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: دے باندے روستو ٹایم بہ ملاؤ شی، ٹول پرے خبرے اوکڑئ۔ کوئسچن----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: دے پسے بیا ٹول بہ خبرے اوکڑئ۔ شیر اعظم صاحب، ورستو بہ پرے ٹول خبرے اوکڑئ----

(شور)

جناب سپیکر: دا هاؤس خو به دا سے نه چلیږی کنه چه ستاسو په خپل طبیعت هر سړے غواړی۔ شیر اعظم خان، کښېنه پلیز۔ کوئسچن نمبر 106، نگہت اورکزئی----

حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): بیا به ما له ټایم راکوئ، دا خو جی غلطه خبره ده۔

جناب سپیکر: نه تاسو ته بیا لس منټه درکوم روستو۔ لس منټه پرے خبره اوکړه روستو۔ مفتی صاحب ما فلور ورکړے دے۔ کوئسچن نمبر 106۔ (تالیاں)

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

* 106۔ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: (الف) آیا یہ درست ہے کہ حیات آباد پشاور میں کچھ عرصہ پہلے کڈنی سنٹر کا قیام عمل میں لایا گیا تھا:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سنٹر کیلئے 55 کنال اراضی PGMI حیات آباد سے لی گئی تھی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سنٹر کیلئے ڈائریکٹر کی تعیناتی کی گئی ہے؛

(د) اگر الف تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اس اہم پوسٹ کو کونسے اخبار میں مشتہر کیا گیا، اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ورکرز ویلفیئر بورڈ پشاور کے تعاون سے حیات آباد میڈیکل کمپلیکس پشاور میں پچاس بستروں پر مشتمل ایک مرکز برائے امراض گردہ (Centre for Kidney Diseases) کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ مرکز کی تعمیر، اس میں نصب آلات اور ابتدائی دو سالوں کے جاریہ اخراجات ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد مہیا کرے گا جبکہ دو سال بعد یہ مرکز مکمل طور پر صوبائی حکومت چلائے گی۔

(ب) مذکورہ سنٹر حیات آباد میڈیکل کمپلیکس میں 45 کنال اراضی پر قائم کیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ سنٹر کے نظم و نسق چلانے کیلئے ابتدائی طور پر ایسوسی ایٹ پروفیسر آف سرجری بی ایس۔19 خیبر ٹیچنگ ہسپتال پشاور کو تبادلے کی صورت میں انچارج یعنی ڈائریکٹر کی پوسٹ پر تعینات کیا گیا۔ دو سال بعد مرکز کو مکمل طور پر صوبائی حکومت کی تحویل میں دینے اور متعلقہ پوسٹ کے قواعد و ضوابط وضع کرنے کے بعد متعلقہ پوسٹ کو اخبارات میں مشتہر کیا جائے گا اور مستقل طور پر ادارے کے سربراہ کا چناؤ کیا جائے گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ۔ دیر آید درست آید، یہ بہت Important question تھا جو کہ چار مہینے پہلے جمع کروایا تھا لیکن آپ کا شکریہ کہ آپ اس کو فلور پہ لے کر آئے۔ جناب سپیکر صاحب، تینوں جزو جو ہیں، الف، ب اور ج، ان کے بارے میں تھوڑی سی بات ہی کہونگی کہ یہ حیات آباد کڈنی سنٹر جو ہے، تو یہ آج سے تقریباً پانچ، چھ سال پہلے بنا تھا اور اس پہ جو میرے تحفظات ہیں اور میں گورنمنٹ کی Knowledge میں اور آپ کی Knowledge میں یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ یہ انہوں نے جو جوابات مجھے دیئے ہیں، میں ان سے بالکل مطمئن نہیں ہوں کیونکہ انہوں نے جو جز (ج) کا جواب دیا ہے کہ مذکورہ سنٹر کے نظم و نسق چلانے کیلئے ابتدائی طور پہ ایسوسی ایٹ پروفیسر آف سرجری کو تعینات کیا گیا ہے، ان کو تعینات کرنے کیلئے انہوں نے کسی قسم کا Advertisement نہیں کیا ہے اور ابھی تک بغیر کسی Research paper کے اور پانچ سال Experience نہ ہونے کے باوجود اس کو انہوں نے ایسوسی ایٹ پروفیسر بنا دیا کیونکہ یہ جو ایسوسی ایٹ پروفیسر صاحب تھے، اس صوبے کے دو اعلیٰ حکام یعنی کہ آئی جی پی سرحد اور چیف سیکریٹری کے ساتھ ان کی Relationship ہے جس کی وجہ سے ان کو بنا دیا گیا اور اس میں انہوں نے ٹرانسپلانٹ جو کئے، آٹھ ٹرانسپلانٹ کئے گئے تو وہاں پر چھ ٹراسپلانٹ جو انہوں نے کئے، وہ آٹھ مر گئے اور دو جو ہیں، وہ زندہ ہیں

کیونکہ ان کا اس میں کوئی تجربہ ہی نہیں ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، چونکہ میں اس کوئسچن سے بالکل مطمئن نہیں ہوں کیونکہ جو انہوں نے جوابات دیئے ہیں، انہوں نے گول مول کر کے مجھے جوابات دیئے ہیں جس کی وجہ سے مجھے اس کے بارے میں تمام انفارمیشن چاہیئے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Minister for Health, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب، میں محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ کے اس سوال نمبر 106 پر رول 48 کے تحت بحث کیلئے نوٹس دیتا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: .Thank you very much, Sir دیکھیں مطلب اتنا اہم مسئلہ ہے کہ انہوں نے اس پہ نوٹس دیدیا ہے لیکن مجھے نہیں پتہ کہ یہ Delaying tactics ہے آپ کے یا (قہقہے)

جناب سپیکر: یہ نوٹس جس کی بات کی گئی، وہ Black & White میں ہے؟ Written آپ دیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Written دے دیں گے جناب سپیکر صاحب، اس میں باقی تین اور لوگ جو ہیں ان کو بھی بغیر کسی Advertisement کے Promotion دی گئی ہے، تو اگر اس کے بارے میں مجھے ہیلتھ منسٹر صاحب باقاعدہ طور پر مطمئن کریں اور اس کوئسچن کو اگر آپ کمیٹی کے حوالے کریں تو صحیح ہوگا اور آپ کی مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ چمکنی صاحب، ضمنی کوئسچن؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زما جی؟ ډیره مهربانی، سپیکر صاحب. په دغه باندے زما څه یو لس سوالونه ما ایډمټ کړی دی او سه پورے راغلی نه دی، تایم به پرے لګی. زما ریکویسټ دا دے سر، چه په دے یو لس سوالونه زما نور دی، نو زهٔ به تاسو ته د دے دا ټوله قصه اوکړم جی. خبره داسے ده سر، چه دا یو MOU sign شوے وو د ویلفیئر بورډ او هیلته ډیپارټمنټ په مینځ کښے جی او په هغے ویلفیئر بورډ او د هیلته ډیپارټمنټ Original MOU باندے دا کډنی سنټر، منیجمنټ کونسل حیات آباد، میډیکل کمپلیکس ته حواله شوے وو. بیا چه څنګه نګهت بی بی خبره اوکړه، بغیر د څه Substantial reason نه یو بل MOU تیار شو او په هغے MOU باندے د سیکرټری هیلته او د سیکرټری ویلفیئر بورډ دستخط اوشو او کډنی سنټر د منیجمنټ

کونسل Preview نه بهر اوښکو او یو خپل Autonomous status ئے ورکړو خو دا سے عجیبه خبره وه چه Autonomous Status ئے ورکړو خو هغه Autonomous Status د یو Legal یا Constitutional backing ئے نشته. هغه نه د 2002 آرډیننس لاندے راځی او نه د 2001 لاندے راځی خو دا ټوله قصه دے د پاره اوشوه چه یو جونیئر ډاکټر، د 19 گریډ ډاکټر، د مزے خبره دا ده چه دا یو Term دے 'Conflict of Interest' چه په هغے کښے کومه پارټئ ته یو Benefit ملاویږی، هغه به په هغے کښے ملوث نه وی نو چه کله دا نوے MOU جوړه ده، هغه Term & Condition لاندے MOU چه وو، هغه هم دغه ایسوسی ایټ پروفیسر وو چه بیا د دے Witness کډنی سنټر انچارج اولگولو خو چه انچارج شو نو Out of turn-----

<u>جناب سپیکر:</u> ثاقب اللہ چمکنی صاحب، یہ ایڈمٹ ہو چکا ہے۔ جوانہوں نے نوٹس کی بات کی ہے، اس پر یہ ڈسکشن اس دن ہوگی۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> سر، یو منټ سر، زهٔ ریکویسټ کومه جی-----

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی آپ جواب دیں گے نا؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر، زهٔ یو ریکویسټ کومه جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ډسکشن به پرے هله کیږی چه کله نوټس راشی، دا بلکه راغے۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> راغے جی؟

<u>جناب سپیکر:</u> نو تاسو به بیا پرے ډسکشن کوئ۔ اوس ضمنی کوئسچن پرے د بل چا شته؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> زما دے کنه جی۔ زهٔ ضمنی سوالونه کوم، سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> بل کوئسچن پرے د چا شته؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> دا زما ضمنی سوال شته، زهٔ درته وایم سر۔

1- Is it true that the Kidney Centre established in the premises of Hayat Abad Medical Complex under Kidney Centre Project was

financed by workers Welfare Board for construction, equipments and two years running expenditure;

2- Is it true that the two years will complete in June, 2009 after which health Department will finance it;

3- Is it true that according to the original memorandum of understanding the Centre of Kidney Disease was under the Management Council of Hayat Abad Medical Complex;

4- Is it true that without any substantial reason another memorandum was signed giving a complete autonomous status to the kidney centre and to be governed by own Management Board and Director;

5- Is it true that the Management of Hayat Abad Medical Complex was not taken in confidence before the on call revision of memorandum of understanding?

جناب سپیکر: ثاقب چمکنی صاحب، شاید یہ Fresh question لگ رہا ہے تو یہ منسٹر صاحب کو آپ Written Question بھیج دیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، شوے دے جی، دا زما ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: آپ کو اس کا پورا جواب ملے گا۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، هغه شوے دے جی۔ سر، په دے باندے رولنگ پکار دے۔

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' نه پس بیا جی۔ جی ضمنی کوئسچن۔ زمین خان کا مائیک آن کریں۔

جناب محمد زمین خان: "مذکورہ سنٹر کے نظم و نسق چلانے کیلئے ابتدائی طور پر ایسوسی ایٹ پروفیسر آف سرجری بی۔پی۔ایس 19 خیبر ٹیچنگ ہسپتال پشاور کو تبادلے کی صورت میں انچارج یعنی ڈائریکٹر کی پوسٹ پر تعینات کیا گیا ہے۔ دو سال بعد مرکز"، دا لفظ Important دے جی، "دو سال بعد مرکز کو مکمل طور پر صوبائی حکومت کی تحویل میں دینے اور متعلقہ پوسٹ کے قواعد و ضوابط وضع کرنے کے بعد۔۔۔۔۔"

جناب سپیکر: یہ ساؤنڈ سسٹم والے، ساؤنڈ سسٹم خراب ہے۔

جناب محمد زمین خان: "متعلقہ پوسٹ کو اخبارات میں مشتہر کیا جائے گا"، زما په دیکښې ضمنی کوئسچن دا دے سر، دوئ وائی چه دوه کاله پس به د دے قواعد و ضوابط وضع کیږی، نو آیا د داسے مفاد عامه انسټی ټیوشن چه د هغے یو ذمه وار سړے لګی نو هغے-----

جناب سپیکر: د دے نوټس ملاؤ شو، دا د سکشن په هغے کښې کوؤ۔

جناب محمد زمین خان: نه د سکشن نه دے، دا کوئسچن دے۔ زما کوئسچن دا دے-----

جناب سپیکر: نو Short question او کړه کنه، تهٔ خو-----

جناب محمد زمین خان: بس د غه زما کوئسچن دے۔ زما عرض دیکښې دا دے چه که داسے د دے ادارے د سربراه مقررولو نه مخکښې، پکار دی چه دا دوه کاله پس قواعد و ضوابط وضع کیږی نو آیا دا پکار نه وو چه مخکښې دا قواعد و ضوابط جوړ شوی وے، اوس به پکښې یو ذمه وار افسر وو۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی، منسٹر ہیلتھ پلیز جواب دیدیں۔

وزیر صحت: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، چونکہ میں اس سوال کی Mover ہوں اور میں نے کہا بھی کہ میں سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں، لہذا میرے سوال کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب، کوئسچن جو لیٹ ہو گیا اور میں نے اس پر نوٹس دیدیا ہے تو اس میں کیا ایسی بات ہو گئی-----

جناب سپیکر: یہ اصل میں عبدالاکبر خان، آپ نے نوٹس اس جواب کے بعد دینا تھا، آپ نے اس سے پہلے دیدیا۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، آپ نے رولنگ دی کہ آپ Written notice دے دیں، تو میں نے آپ کی رولنگ کے مطابق نوٹس دیا ہے، ویسے جواب تو میں نہیں دے سکتا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب، میں سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں اور میں اس سوال کو کمیٹی کے حوالے کرنے کا کہہ رہی ہوں لیکن چونکہ مجھے مطمئن نہیں کیا جارہا، لہذا میں احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کرتی ہوں۔

(اس مرحلے پر معزز رکن نے ایوان سے واک آؤٹ کیا)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، Next question۔ منسٹر صاحب، بیٹھ جائیں۔ Next question, Question No. 137, جناب ظاہر شاہ صاحب۔

* 137۔ محمد ظاہر شاہ خان: (الف) کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ حلقہ پی ایف۔87 میں ہسپتال اور بی ایچ یوز (BHUs) موجود ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

I) کون سے ہسپتالوں اور بی ایچ یو میں ڈاکٹر موجود ہیں اور کون سے خالی ہیں;

ii) آیا حکومت ان ہسپتالوں میں خالی پوسٹوں پر ڈاکٹر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے;

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ ہسپتالوں میں خالی پوسٹوں پر ڈاکٹرز تعین کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) بی ایچ یوز جن میں ڈاکٹر موجود ہیں:

(1) میرہ، (2) کوزکانا، (3) امنوئی۔

بی ایچ یوز جن میں ڈاکٹر موجود نہیں ہیں:

(1) موگری، (2) اولندر، (3) شالیزارہ، (4) چیچلو۔

(ii) جی ہاں، ڈاکٹروں کی تعیناتی کی تجویز زیر غور ہے۔

(ج) جی ہاں، حکومت عنقریب خالی آسامیوں کو پر کرے گی، اس کیلئے ایک تجویز زیر غور ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، مائیک سسٹم کام نہیں کر رہا، حالانکہ معزز رکن اپنی سیٹ چھوڑ کر دوسرے مائیک کیلئے آگے آگئے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ظاہر شاہ صاحب۔

وزیر صحت: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ساؤنڈ سسٹم، ساؤنڈ سسٹم والے، یہ آواز ٹھیک نہیں ہے۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: میرے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ بی ایچ یوز میرہ، کوز کانااور امنوئی میں ڈاکٹرز موجود ہیں، جناب سپیکر، دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جب وہ ادھر موجود ہوں پھر بتادیں۔ جی ظاہر شاہ صاحب، آواز سمجھ نہیں آ رہی۔ ساؤنڈ سسٹم خراب ہے۔

غیر نشاندار سوال اوراس کا جواب

67 ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبائی ہیلتھ سیکریٹریٹ میں 'ایچ آئی وی ایڈ پروگرام' عرصہ دراز سے جاری ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پروگرام میں ڈاکٹر راجول کئی سال سے ڈیپوٹیشن پر بطور پروگرام آفیسر کام کر رہے ہیں، جن کا کام ٹیکنیکل ایڈوائس دینا ہے؛

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں، تو مذکورہ ڈاکٹر کا ایف ایس سی، ایم بی بی ایس/ایم ڈی کا سرٹیفکیٹ/ ڈگری اور جس رول نمبر پر امتحان میں شریک ہوا، کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت: ہاں، یہ درست ہے کہ موجودہ صوبائی ایڈز کنٹرول پروگرام دسمبر 2003 سے کام کر رہا ہے۔

(ب) ڈاکٹر راجول، عالمی ادارہ صحت (WHO) میں بطور پروگرام آفیسر کام کر رہا ہے جن کا کام صوبائی ایڈز کنٹرول پروگرام کو Technical Assistance دینا ہے اور صوبائی ایڈز کنٹرول پروگرام کے انتظامی اور مالی امور سے کوئی تعلق نہیں۔

(ج) مذکورہ ڈاکٹر کے ایف ایس سی کا سرٹیفکیٹ اور ایم ڈی کی ڈگری میں مکمل تفصیل درج ہے اور پاکستانی سفارت خانہ اور وزارت امور خارجہ سے باقاعدہ Verified and Attested ہے، بمعہ انٹر بورڈ کمیٹی آف چیئرمین کے سرٹیفکیٹ اور پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹس کونسل کی رجسٹریشن کے ساتھ فراہم کی جاتی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: دس منٹ کیلئے چائے کا وقفہ کر لیتے ہیں۔

(ایوان کی کارروائی چائے کیلئے دس منٹ تک کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند پر متمکن ہوئے)

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، مائیک سسٹم خراب ہے، اجلاس ملتوی کر دیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: The sitting is adjourned till tomorrow 10.00 a.m., due to mike system.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 18 دسمبر 2008ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)